Research Journal
Tahqeeqat
eISSN: 2791-0342
pISSN: 2791-0334
ریسرچ جرنل
تحقیقات

کلام اقبال کا لسانی تجزیہ: ایک نیا ماڈل

The Linguistic Analysis of Iqbal's Poetry: A New Model

Professor Dr. Sohail Abbas
Professor Department of Urdu, University of Sargodha
Dr. Rafiq ul Islam
Associate Professor/Chairman, Department of Iqbal studies, The Islamia University of Bahawalpur

پروفیسر ڈاکٹر سہیل عباس
پروفیسر شعبہ اردو زبان وادب، یونیورسٹی آف سرگودھا
ڈاکٹر رفیق الاسلام
ایسوسی ایٹ پروفیسر / صدر شعبہ اقبالیات، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

Abstract

Kaleemuddin Ahmed's contributions in the field of Urdu practical criticism hold a significant prominence, particularly in his critical analysis of both poetry and prose. Similarly, Meeraji's work Is Nazam Mein is highly regarded in the realm of Urdu literary criticism. Traditionally, Urdu texts have been evaluated either within the framework of Eastern literary contexts or through the lense of Western literary theories. However, there has been a lack of an integrated model that combines both approaches for a comprehensive evaluation of Urdu literature. This paper aims to bridge this gap by proposing a new model of literary criticism. This model seeks to combine the rich aesthetic methods of Eastern literary traditions with the structural analysis techniques rooted in Western scientific methodology. The study suggests a balanced approach that incorporates both these perspectives, offering a more holistic understanding of literary works. By doing so, it endeavors to enrich the field of Urdu criticism by utilizing modern approaches while preserving the essence of Eastern aesthetic sensibilities. This model will contribute to a deeper and more nuanced evaluation of Urdu texts, providing a framework for a critical analysis that is both global and rooted in cultural heritage.

Keywords: *Meeraji, Kaleemuddin Ahmed, Urdu Practical Criticism, Poetry, Prose, Eastern Literary Context, Western Literary Theory, Literary Criticism, Structural Method, Aesthetic Method, Urdu Literature, Modern Literary Analysis*

کلیدی الفاظ: میراجی، کلیم الدین احمد، اردو عملی تنقید، شاعری، نثر، مشرقی ادبی سیاق وسباق، مغربی ادبی نظریہ، ادبی تنقید، ساختیاتی طریقہ

اردو میں لسانی تجزیوں کا ایک ایسا ماڈل جسے ہم مستقبل میں ایک جامع ماڈل کے طور پر پیش کر سکیں جس میں اردو کی کلاسیکی روایت اور جدید نظریات کا سائنسی انداز ہم آہنگ ہوا بھی زیر تشکیل ہے، دنیا میں جب لسانیات کا آغاز روس سے ماسکو لنگوسٹک سرکل کی شکل میں ہوا، اسی زمانے میں اردو کا ایک فلمی شاعر آرزو لکھنوی رسالہ میزان حروف میں حروف ملفوظی کی مقدار آواز پر بحث کر رہا تھا کہ کس محل پر حرف کی معیاد صوت کتنی ہے اور کون سے حروف کن حالتوں میں مقدار صوت سے محروم حرف نوعیت صوت کے حامل ہیں، جیسے واؤ کی چار آوازیں، پاؤ، آدھی، پونی، سالم۔(1)

اردو میں لسانی اور لسانیاتی تجزیوں میں فرق ہے، لسانیاتی میں صوتیات، لفظیات، نحویات اور معنیات کو زیر بحث لایا جاتا ہے جب کہ لسانی تجزیہ مشرقی محسنات فن کے تناظر میں کیا جاتا ہے، اس میں مغربی سائنسی انداز کو بھی شامل کرنے سے یہ مستقبل کی تجزیہ نگاری میں ایک اہم سنگ میل ہو گا۔

اردو میں لسانی تجزیے تو ملتے ہیں لیکن انھیں ایک ایسے ماڈل کی صورت دیں کہ وہ مستقبل کی جدید سائنسی ضروریات پر پورا اتر سکے، اور مستقبل میں ایک جدید تجزیہ نگاری کی روایت کے فروغ میں معاون ہو ابھی فضاؤں میں معلق ہے۔

OPEN ACCESS
HEC
DRJI
INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
اشاریہ اردو جرائد
EuroPub

اس لسانی تجزیہ کا ایک ماڈل خاکسار نے اپنی ایک کتاب "باغ و بہار کا لسانی تجزیہ" میں پیش کیا، جو 2006 میں بیکن بکس ملتان سے اور بعد ازاں فکشن ہاؤس، لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں باغ و بہار کے 458 افعال کی ساڑھے نو ہزار مثالیں درج کی گئی تھیں، جو مرادی معنی کا ایک ایسا ذخیرہ تھا جو اردو ساختیات کے نئے در وا کرتا تھا۔ اس تجزیہ میں مشرقی محسنات فن اور جدید مغربی انداز کی آمیزش سے ایک ایسا خاکہ تیار کیا گیا جو آنے والے محققین کے لیے مشعل راہ ثابت ہوا۔

اس ماڈل کے مشمولات میں باغ و بہار کے اہم مصنفین، قصے کے ماخذ، باغ و بہار کے تراجم، رسم الخط، پس منظر، پلاٹ، اسلوب، زبان و بیان، افعال (چار سو اٹھاون افعال کی ساڑھے نو ہزار مثالیں یعنی استعمال جس سے مرادی معنی کی ایک لغت تیار ہو سکتی ہے۔ افعال متصلہ، فعل معطوف، کر کی مثالیں، فعل معطوف "اور" کی صورت میں، حروف، معائب، صرف و نحو، مقتضاے حال کے خلاف، واحد جمع کی اغلاط، تذکیر و تانیث کی اغلاط، اختلاف عدد معدود، حروف کے استعمال میں عدم احتیاط، الفاظ کے استعمال میں عدم احتیاط، قدیم محاورہ، املا، فارسی تتبع، تراکیب، تقدیم و تاخیر، تعقید لفظی، اجنبی طرز ادا، شتر گربہ، محاورہ میں تصرف، محاسن، خوب صورتی میں اضافے کے لیے الفاظ میں تغیرات، الفاظ کے جورے، کلمتین کے درمیان حرف عطف "واؤ" کا ہونا، کلمتین کے درمیان کسی حرف عطف کا نہ ہونا، تابع موزوں، تابع موزوں / موضوع، تابع مہمل، سابق مہمل، تثنیہ مہمل، کلمتین کے درمیان حرف عطف "اور" کا ہونا، ضدین موزوں، گنتیوں کے جوڑے، اسی گنتی کو دہرانا، دو گنتیاں ایک ساتھ استعمال کرنا، صلہ موصول کا استعمال، اشعار کا استعمال، سجع بندی، اندرونی قوافی، دو قوافی، سہ قوافی، مسلسل قوافی، منفصل قوافی، دو قوافی مع دریف، سہ قوافی مع ردیف، مسلسل قوافی مع ردیف، مناسبت، نیا پن، غیر مانوس الفاظ سے انداز بیان میں نیا پن پیدا کرنا، روزمرہ / محاورہ، ہندوستانی الفاظ کا برجستہ استعمال، آرائش کے لیے مرکب صفاتی ٹکڑوں کا استعمال، توصیفی مرکبات میں عربی فارسی الفاظ کے ساتھ اردو کی پیوند کاری، لفظ تراشی، آہنگ، ایہام، فضا بندی، رعایت نسبت، تراکیب اور مرکبات، مرکب اضافی، مرکب توصیفی، مرکب مقلوب، فکِ اضافت، اقوال و امثال، تلمیحات، مترادفات، سہ حرفی تماثل، متصل الفاظ میں سہ حرفی تماثل، متصل جوڑوں میں سہ حرفی تماثل، منفصل سہ حرفی تماثل، پا حرفی تماثل، متصل الفاظ میں پا حرفی تماثل، متصل جوڑوں میں پا حرفی تماثل، منفصل پا حرفی تماثل، تحت النغمہ، نقل صوت، اسم صوت، مبالغہ، مبالغہ تبلیغ، مبالغہ اغراق، مبالغہ غلو، پنجابی کے اثرات، مقتضاے حال کے موافق، حروف کا ماہرانہ استعمال، تجسیم، ابہام، تمثیل، حسنِ اتصال، علم بیان، تشبیہ، تشابہ، استعارہ، کنایہ، مجاز مرسل، علم بدیع، مراعات النظیر یا تناسب یا توفیق، تضاد / طباق، فعل کی مثال، اسم کی مثال، حرف کی مثال، تضاد سلبی، صنعت تجنیس، تجنیس خطی، تجنیس لاحق، تجنیس محرف، تجنیس مزیل، تجنیس قلب، تجنیس ناقص و زائد، صنعت مبادلہ الراسین، صنعت تکرار، صنعت معما، صنعت ہجا، صنعت تلمیع، صنعت تنسیق الصفات، صنعت مہملہ، صنعت معجمہ، صنعت تحت النقاط، صنعت فوق النقاط، صنعت خیفا، صنعت رقطا، صنعت اشتقاق، صنعت شبہ اشتقاق، صنعت ذو قافیتین، صنعت واصل الشفتین، صنعت جمع، صنعت تفریق، صنعت تقسیم، صنعت لف و نشر، صنعت حسنِ تعلیل،

صنعت ترصیع، صنعت سوال و جواب، صنعت متتابع، صنعت تعجب، صنعت تذبیح، صنعت سیلان خط، چپ رخ، راست رخ، صنعت عکس، صنعت سیاقۃ اعداد، صنعت ارتاق (سمٹاؤ)، صنعت اعتراق (پھیلاؤ)، صنعت ترجمۃ الفظ، صنعت ابداع، صنعت موصل یا صنعت متصل الحروف، معاشرت، رسوم، افراد، پیشہ وران اور اصطلاحات پیشہ وران، اشیا، اماکن، جواہرات، چرند پرند، باغات اور عمارات، کھانوں کی تفصیل، اسباب، وقت کے سعد و نحس پر یقین رکھنا، صدقہ، حفظ مراتب، خاص محاورہ دہلی، وعظ و نصیحت، سراپا نگاری، محاکات، کردار نگاری، باغ و بہار ملخص، ہندی کبت، اماکن، شخصیات، فرہنگ۔

دیکھا جائے تو باغ و بہار دلی کی نمائیدہ کتاب ہے اس میں لکھنو کی طرح صنعت گری یقیناً باعث تعجب ہے لیکن باغ و بہار کی نثر میں صنعت گری پوشیدہ ہے، باغ و بہار میں کوئی لفظ دوبارہ استعمال نہیں ہوا بعد میں اس کے مترادفات استعمال ہوئے ہیں اس لحاظ سے اس سے ایک اور پہلو کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ باغ و بہار کے ترجمے سے پہلے گل کرسٹ نے یقیناً میر امن کو کچھ تدریسی ہدایات دیں ہوں گی، جن کو مد نظر رکھ کر یہ متن تیار کیا گیا ہو گا۔ اس لحاظ سے کسی بھی متن کا جب ہم لسانی تجزیہ کریں گے تو اس کے اندر سے اس کا اپنا لسانی ڈھانچہ بر آمد ہو گا۔ البتہ ہم اس کے محاسن و معائب، افعال اور اسمیاتی نظام سے اس کے اسلوب کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ نیز اس مرادی نظام سے ہمیں اس کے ساختیاتی نظام کا بھی پتہ چلے گا۔(2)

اس روایت کا اگلا پڑاؤ میری ہم سر ڈاکٹر شفقت ظہور کا پی ایچ-ڈی کا مقالہ "کلام نظیر کا لسانی تجزیہ" تھا، جس میں نظیر کا اسمیاتی نظام، لفظیات نظیر، اور کلام نظیر کے فنی محاسن کے ساتھ ساتھ محاورات نظیر اور کلام نظیر میں تلمیحات و شخصیات کا احاطہ کیا گیا تھا۔ یہ مقالہ ڈاکٹر رخسانہ بلوچ کی نگرانی میں گورنمنٹ کالج ویمن یونی ورسٹی فیصل آباد پیش کیا گیا۔

اس مقالہ میں سب سے اہم کام نظیر کا اسمیاتی نظام کے تحت ہوا، جس میں اسم کی مرکب صورتیں، اور اس کے متعلقات، تہذیبی اصطلاحات اور ان کے متعلقات، آرائش اور اس کے متعلقات، اشیائے خوردونوش، پکوان، مٹھائیاں اور متعلقات، اعضائے بدن اور متعلقات، آلات حرب اور متعلقات، اوزار، آلات، روزمرہ استعمال کی چیزیں، اصطلاحات اور پیشہ وران و مختلف النوع افراد، پتنگ اور اس کے متعلقات، پرندے اور متعلقات، جانور اور متعلقات، جواہرات، قیمتی پتھر، موتی اور متعلقات، حشرات الارض، رینگنے والے جانور اور متعلقات، درخت، پودے، پھل، پھول، سبزیاں، جڑی بوٹیاں، بیج، اناج اور ان کے متعلقات، رسوم و رواج، رشتے، رنگ، سیارگان و مہ سال، موسم اور متعلقات، عمارات، اور اس کے متعلقات، لباس، زیورات، اور ان کے متعلقات، مذہبی عناصر، مقامات، موسیقی، آلات موسیقی، مختلف آوازیں اور متعلقات۔

لفظیات نظیر کے ضمن میں، مفرد افعال، متعلقات افعال، مرکب مصدر، اشتقاق، اعداد، حروف، مختلف زبانوں کے الفاظ، پنجابی، سنسکرت، مارواڑی، ہندی، فارسی، عربی، سابقے، لاحقے، متجانس الفاظ، مراد بیانی، مراد فعلی۔ وغیرہ

کلام نظیر کے فنی محاسن و لسانی تصرفات، اسماے صفت کا استعمال اور رعایتیں، اکبر آباد کی زبان، تلفظ، جمع الجمع، حذف علامت، متروک، مرکب سازی، اقوال اور قرآن و حدیث کے اقتباسات، تضاد، تکرار، اعداد، ضرب الامثال، کہاوتیں، لفظ سازی، لفظوں کے جوڑے، آوازیں۔ محاورات نظیر، تلمیحات و شخصیات۔(3)

اس روایت کے تناظر میں اگر اقبال کے کلام کا لسانی تجزیہ کیا جائے تو ابتدا میں اقبال فارسی الفاظ کے ساتھ مقامی ہندی الفاظ کا استعمال بھی کرتے ہیں۔ شخصیات و اماکن پر نظر ڈالی جائے تو بھگتی تحریک کے اثرات مل جاتے ہیں۔ افعال میں مراد فعلی مل جاتی ہے۔ تراکیب میں ساختیاتی اور معنوی دونوں طرح کی تقسیم مل جاتی ہے۔ اقبال کی لفظیات میں عربی فارسی کا پہلو غالب ہے۔ قرآن و حدیث کے اقتباسات پر تو دو تین کتابیں مل جاتی ہیں۔ اسی طرح تلمیحات پر کتاب، اقبال کی صنعت گری البتہ ابھی کئی امکانات سامنے لا سکتی ہے۔ اقبال کا اسمیاتی نظام، افعال اپنے اندر ابھی ایک نیا جہان معنی چھپائے ہوئے ہے۔ اقبال کے کلام کا لسانی تجزیہ سینکڑوں کتب کی تلخیص ہو گی۔ اس کوہ کنی سے یاد آیا اس نوعیت کے کام تاجور نجیب آبادی اردو مرکز کے زیر اہتمام تصویر مناظر جیسی کتب کی صورت میں کیا کرتے تھے۔(4)

اقبال کے کلام میں چند لاحقے ملاحظہ ہوں، اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ دراصل کلام اقبال کی بنت میں فارسیت بنیادی ڈھانچے کی حیثیت رکھتی ہے۔

☆خانہ :

آتش خانہ

مٹ کے غوغا زندگی کا شورشِ محشر بنا
یہ شرارہ بُجھ کے آتش خانۂ آزر بنا

بت خانہ

ہے عاشقی میں رسم الگ سب سے بیٹھنا
بُت خانہ بھی، حرم بھی، کلیسا بھی چھوڑ دے

تاریک خانہ

دُور جنّت سے آنکھ نے دیکھا
ایک تاریک خانہ، سرد و خموش

تصویر خانہ

مِلا جواب کہ تصویر خانہ ہے دنیا
شبِ درازِ عدم کا فسانہ ہے دنیا

حیرت خانہ

محل ایسا کیا تعمیر عُرفی کے تخیّل نے
تصدق جس پہ حیرت خانۂ سیناؔ و فارابی

شفاخانہ

اک پیشوائے قوم نے اقبالؔ سے کہا
کُھلنے کو جدّہ میں ہے شفاخانۂ حجاز

صنم خانہ

تُو پیرِ صنم خانۂ اسرارِ ازل سے
محنت کش و خُوں ریز و کم آزار ازل سے

ظلمت خانہ

جو ابھی اُبھرے ہیں ظُلمت خانۂ ایّام سے
جن کی ضَو نا آشنا ہے قیدِ صبح و شام سے

عبادت خانہ

ہے رواں نجمِ سَحر، جیسے عبادت خانے سے
سب سے پیچھے جائے کوئی عابدِ شب زندہ دار

غم خانہ

غم خانۂ جہاں میں جو تیری ضیا نہ ہو
اس تفتہ دل کا نخلِ تمنا ہرا نہ ہو

قمار خانہ

جہانِ نَو ہو رہا ہے پیدا، وہ عالمِ پیر مر رہا ہے
جسے فرنگی مُقامِروں نے بنا دیا ہے قِمار خانہ

ماتم خانہ

آہ! یہ دُنیا، یہ ماتم خانۂ برنا و پیر
آدمی ہے کس طلسمِ دوش و فردا میں اسیر!

مے خانہ

گزر گیا اب وہ دَور ساقی کہ چُھپ کے پیتے تھے پینے والے
بنے گا سارا جہان مے خانہ، ہر کوئی بادہ خوار ہو گا

میناخانہ

زندگی کی رہ میں چل، لیکن ذرا بچ بچ کے چل
یہ سمجھ لے کوئی مِیناخانہ بارِ دوش ہے

نگار خانہ

کوئی دل ایسا نظر نہ آیا نہ جس میں خوابیدہ ہو تمنّا
الٰہی تیرا جہان کیا ہے، نگار خانہ ہے آرزو کا

☆ گاہ:

اَوج گاہ

زندگی کی اَوج گاہوں سے اُتر آتے ہیں ہم
صُحبتِ مادر میں طفلِ سادہ رہ جاتے ہیں ہم

بار گاہ

پہنچے جو بار گاہِ رسُولِ امیںؐ میں تو
کرنا یہ عرض میری طرف سے پس از سلام

بازی گاہ

اے ہمالہ کوئی بازی گاہ تو بھی، جسے
دستِ قدرت نے بنایا ہے عَناصِر کے لیے

جلوہ گاہ

کرتا ہے یہ طواف تری جلوہ گاہ کا
پھُونکا ہُوا ہے کیا تری برقِ نگاہ کا؟

جنگاہ

ذرا تقدیر کی گہرائیوں میں ڈُوب جا تُو بھی
کہ اس جنگاہ سے مَیں بن کے تیغِ بے نیام آیا

جولاں گاہ

آہ! جولاں گاہِ عالم گیر یعنی وہ حصار
دوش پر اپنے اُٹھائے سیکڑوں صدیوں کا بار

خلوت گاہ

مطلعِ اوّل فلک جس کا ہو، وہ دیواں ہے تُو
سوئے خلوت گاہِ دل دامن کشِ انساں ہے تُو

خواب گاہ

کل ایک شوریدہ خواب گاہِ نبیؐ پہ رو رو کے کہہ رہا تھا
کہ مصر و ہندوستاں کے مسلم بنائے ملّت مِٹا رہے ہیں

در گاہ

عطا مومن کو پھر درگاہِ حق سے ہونے والا ہے
شکوہِ ترکمانی، ذہنِ ہندی، نُطقِ اعرابی

رزم گاہ

دامنِ دل بن گیا ہو رزم گاہِ خیر و شر
راہ کی ظلمت سے ہو مشکل سوئے منزل سفر

زیارت گاہ

ہے زیارت گاہِ مسلم گو جہان آباد بھی
اس کرامت کا مگر حق دار ہے بغداد بھی

ستیزہ گاہ

نہ ستیزہ گاہِ جہاں نئی نہ حریفِ پنجہ فگن نئے
وہی فطرتِ اسد اللّٰہی، وہی مرحبی، وہی عنتری

ولادت گاہ

خاتمِ ہستی میں تُو تاباں ہے مانندِ نگیں
اپنی عظمت کی ولادت گاہ تھی تیری زمیں

اقبال کے ہاں اسم اور اس کے متعلقات کی ایک لمبی فہرست ملتی ہے، صرف آب کی مثالیں ملاحظہ ہوں:

آب اور اس کے متعلقات:

☆ آب: پانی۔ جل۔ نیر

جل رہا ہوں کل نہیں پڑتی کسی پہلو مجھے
ہاں ڈبو دے اے محیطِ آبِ گنگا تو مجھے

☆ آبِ بقا: امرت۔ وہ پانی جس کے پینے سے پینے والا ہمیشہ زندہ رہتا ہے کہ اس کی چشمہ ظلمات میں واقع ہے اور حضرت خضر جو کہ دریاؤں اور چشموں کے نگراں ہیں، آبِ حیات پی چکے ہیں اور اسی لیے عمرِ جاوداں رکھتے ہیں:

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لے ساقی

☆آب جو:ندی۔نالہ

تو ہے محیطِ بے کراں، میں ہوں ذرا سی آب جو
یا مجھے ہم کنار کر یا مجھے بے کنار کر

☆آبجو:چشمہ۔نہر

یہ استغناے پانی میں نگوں رکھتا ہے ساغر کو
تجھے بھی چاہیے مثل حباب آبجو رہنا

☆آبدار:چمک دار امیر۔

دفن تجھ میں کوئی فخر روز گار ایسا بھی ہے؟
تجھ میں پنہا کوئی موتی آبدار ایسا بھی ہے؟

☆آبِ رواں:بہتا پانی۔جاری پانی

بر کنارۂ آبِ رواں کھڑا ہوں میں
ڈر نہیں مجھے لیکن کہاں کھڑا ہوں میں (5)

اس بنیاد پر اگر اقبال کے کلام کا لسانی تجزیہ کیا جائے تو اس سے نہ صرف اقبال کے کلام کے نئے محاسن سامنے آئیں گے بلکہ یہ لسانی تجزیہ جدید سائنسی طریق کار کی تجزیہ نگاری میں ایک اہم پیش رفت ہو گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

(1)آرزو لکھنوی، میزان الحروف، بمبئی: جناح پبلشنگ ہاؤس، سن ندارد، ص:ہ
(2)سہیل عباس، باغ و بہار: لسانی تجزیہ، ملتان: بیکن بکس، 2006
(3)ڈاکٹر شفقت ظہور، کلام نظیر کا لسانی تجزیہ، مقالہ پی ایچ ڈی، گورنمنٹ کالج ویمن یونی ورسٹی فیصل آباد، 2024
(4)تصویر مناظر، جلد اول، مرتبہ اردو مرکز لاہور، لاہور: اردو مرکز بک ڈپو مزنگ روڈ، س۔ن
(5)اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال، دہلی: اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، ۱۹۷۹ (اشعار کی مثالیں)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Roman Havalajat

1. Arzu Lakhnavi,1. Mizan-ul-Huruf, Bambai: Jinnah Publishing House, san nadarad, P:hay
2. Suhail Abbas, Bagh-o-Bahar: Lisani Tajziya, Multan: Beacon Books, 2006
3. Dr. Shafqat Zahoor, Kalam-e-Nazeer ka Lisani Tajziya, Maqalah Ph.D, Government College Women University, Faisalabad, 2024
4. Tasveer-e-Manazir, Jild Awwal, Murattib: Urdu Markaz Lahore, Lahore: Urdu Markaz Book Depot, Mozang Road, S. N
5. Iqbal, Allama Muhammad, Kulliyat-e-Iqbal, Dehli: Aitqad Publishing House, 1979 (Ashaar ki misaalen)